روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 25 جون 2003ء 24 ربیع الثانی 1424 ہجری 25 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 140

بیواؤں اور یتیموں کی خدمت

حضرت عمرو بن میمونؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کی شہادت سے چند دن قبل ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

اگر اللہ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کی بیواؤں کے لئے ایسا انتظام کردوں گا کہ میرے بعد ان کو کسی کی احتیاج نہ رہے گی۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب قصة البیعة حدیث نمبر 3424)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی عام عادت یہ تھی کہ جو کچھ کسی کو دیتے تھے وہ کسی نمائش کے لئے نہ ہوتا تھا بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نقطہ خیال سے اور اس لئے عام طور پر آپ نہایت مخفی طریقوں سے عطا فرماتے تھے اور کبھی دوسروں کو تحریک کرنے کے لئے اور عملی سبق دینے کے واسطے علانیہ بھی کرتے تھے۔ مخفی طور پر عطا کرنے میں آپ کا یہ بھی ایک طریق تھا کہ بعض اوقات ایسے طور پر دیتے تھے کہ خود لینے والے کو بھی بمشکل علم ہوتا تھا۔ منشی محمد نصیب صاحب ایک یتیم کی حیثیت سے قادیان آئے تھے اور حضرت اقدس کے رحم و کرم سے انہوں نے قادیان میں رہ کر تعلیم پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو جب اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا بیٹا نصیر احمد عطا فرمایا۔ تو حضرت مسیح موعود کو مرحوم نصیر احمد صاحب کے لئے ایک انا کی ضرورت پیش آئی۔ تو شیخ محمد نصیب صاحب کی بیوی صاحبزادہ نصیر احمد کو دودھ پلانے پر مامور ہوگئیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود نے باتوں ہی باتوں میں دریافت فرمایا کہ شیخ محمد نصیب صاحب کو کیا تنخواہ ملتی ہے۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ صرف بارہ روپے ملتے ہیں تو آپ نے محسوس فرمایا کہ اس قدر قلیل تنخواہ میں شائد گزارہ نہ ہوتا ہو۔ اگرچہ وہ ارزانی کے ایام تھے لیکن حضرت اقدس کو یہ احساس ہوا اور آپ نے ایک روز گزرتے ہوئے ان کے کمرے میں بیس پچیس روپے کی پوٹلی پھینک دی۔ شیخ صاحب کو خیال گزرا کہ معلوم نہیں یہ روپیہ کیسا ہے۔ آخر یہ معلوم ہوا کہ حضرت اقدس نے ان کی تنگی کا احساس کر کے رکھ دیا ہے تاکہ تکلیف نہ معلوم ہو اور آرام سے گزارہ کرلیں۔ چنانچہ انہوں نے اس روپیہ کو زیور بنانے میں خرچ کیا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود۔ از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب۔ صفحہ 305)

قادیان میں نہال سنگھ نامی بانگرو جٹ رہتا تھا۔ اپنے ایام جوانی میں وہ کسی فوج میں ملازم بھی رہا تھا۔ اور پنشن پاتا تھا۔ اس کا گھر جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے دیوان خانہ سے دیوار بدیوار ہے۔ یہ سلسلہ کا بہت بڑا دشمن تھا۔ اور اس کی تحریک سے حضرت مولانا نورالدین صاحب اور بعض دوسرے احمدیوں پر ایک خطرناک فوجداری جھوٹا مقدمہ دائر ہوا تھا۔ اور ہمیشہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر احمدیوں کو تنگ کیا کرتا تھا۔ اور گالیاں دیتے رہنا تو ایک معمول تھا۔ عین ان ایام میں جب کہ مقدمات دائر تھے اس کے بھتیجے سنتا سنگھ کی بیوی کے لئے مشک کی ضرورت پڑی اور کسی دوسری جگہ سے یہی نہیں کہ مشک ملتا نہ تھا بلکہ یہ بہت قیمتی چیز تھی۔ وہ اس حالت میں حضرت مسیح موعود کے دروازہ پر گیا اور مشک کا سوال کیا۔ حضرت مسیح موعود اس کے پکارنے پر فوراً ہی تشریف لے آئے تھے اور اسے ذرا بھی انتظار میں نہ رکھا اس کا سوال سنتے ہی فوراً اندر تشریف لے گئے اور کہہ گئے ٹھہرو میں ابھی لاتا ہوں چنانچہ آپ نے کوئی نصف تولہ کے قریب مشک لا کر اس کے حوالہ کردی۔

(سیرت حضرت مسیح موعود۔ از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب۔ صفحہ 309)

عطایا برائے گندم

☆ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بد گندم کھاتہ نمبر 135-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

ہائیکنگ کا سنہری موقع

☆ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے امسال 2003 موسم گرما میں دو ہائیکنگ ٹورز کا پروگرام بنایا ہے 18 سال سے کم عمر کے خدام و اطفال جو 29 جولائی تا 15 اگست 2003ء شمالی علاقہ جات کی ہائیکنگ و ٹریکنگ کا شوق رکھتے ہوں اور اس سے قبل ان علاقہ جات کی سیر نہ کی ہو وہ فوری طور پر رجسٹریشن کیلئے دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان سے رابطہ کریں۔

فون نمبر 212685-212349

فیکس: 213091

ہائیکنگ نمبر 1 ربوہ، ناران، سیف الملوک، لالہ زار، شوگراں، سری پایہ، ماکڑا، ربوہ۔

ہائیکنگ نمبر 2 ربوہ، ڈاؤر، کنڈ بنگلہ، شہید پانی، ندی، شیراں، بالاکوٹ۔ ربوہ

ہائیکنگ نمبر 1 کیلئے مبلغ 2400 روپے جبکہ ہائیکنگ نمبر 2 کیلئے مبلغ/-2300 روپے لئے جائیں گے۔ جس میں ربوہ سے ربوہ تک تمام سفرخرچ قیام و طعام اور سامان ہائیکنگ کے جملہ اخراجات شامل ہونگے۔

وہ خدام جو اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں وہ 5 جولائی 2003ء تک اپنے قائد صاحب کی تصدیق سے فوری رابطہ کریں۔ اور تمام اخراجات جمع کروادیں۔ یاد رہے کہ ہر دو ٹریکس سات سات دن پر مشتمل ہیں۔ ٹریک نمبر 1 میں 3 دن جبکہ ٹریک نمبر 2 میں 4 دن کی ٹریکنگ یعنی پیدل چلنا بھی شامل ہے۔

(مہتمم صحت جسمانی)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1989ء (6)

12 جولائی حضور نے مجلس شوریٰ فجی کی صدارت فرمائی نیز پریس کانفرنس سے خطاب کیا رات کو استقبالیہ سے خطاب فرمایا۔

12 جولائی چک 37 جنوبی ضلع سرگودھا میں بیت الذکر پر کلمہ لکھنے کے جرم میں 3 احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔

13 جولائی حضور نے لٹوکا فجی میں احباب سے خطاب فرمایا۔

14 جولائی حضور آسٹریلیا پہنچے اور خطبہ عیدالاضحیٰ سڈنی آسٹریلیا میں ارشاد فرمایا اس دن جمعہ بھی تھا۔

15 جولائی فیرو آئی لینڈ میں پہلی مرتبہ احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

16 جولائی چک سکندر ضلع گجرات میں احمدیوں پر شدید مظالم۔ 3 احمدی شہید کر دیئے گئے: نذیر احمد ساقی صاحب، رفیق احمد ثاقب صاحب اور کم سن بچی نبیلہ عمر 10 سال۔ 100 کے قریب احمدی گھر جلا دیئے گئے۔ 13 احمدی گرفتار کر لئے گئے۔

21 جولائی حضور نے خطبہ جمعہ بیت الذکر طٰہٰ سنگاپور میں ارشاد فرمایا۔

25 جولائی کھاریاں میں احمدیہ بیت الذکر اور امیر جماعت کے گھر سے کلمہ مٹایا گیا اور مربی ہاؤس کی تلاشی لی گئی۔

26 جولائی چک 164 جنوبی ضلع سرگودھا میں 5 احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

28 جولائی حضور نے خطبہ جمعہ ناگویا جاپان میں ارشاد فرمایا۔

2 اگست ڈاکٹر عبدالقدیر جدران صاحب آف قاضی احمد ضلع نواب شاہ کو شہید کر دیا گیا۔

4 اگست حضور نے قریباً ڈیڑھ ماہ سفر کے بعد لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

13،11 اگست جلسہ سالانہ برطانیہ۔ اس جوبلی جلسہ میں شرکت کیلئے کئی حکومتوں نے نمائندے بھجوائے۔ 120 ممالک کے پرچم لہرائے گئے 64 ممالک سے 14 ہزار احباب تشریف لائے۔ 6 زبانوں میں کارروائی کا ترجمہ ہوا۔ حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ حضور نے خطابات فرمائے۔

— دوسرے دن کی تقریر میں حضور نے بتایا کہ گزشتہ 4 سالوں میں 1308 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ 660 بیوت الذکر تعمیر ہوئیں 201 بنی بنائی ملیں۔ سال رواں میں اگست تک بیعتوں کی تعداد 61 ہزار ہے۔

— حضور نے افریقہ اور ہندوستان کی خدمت کے لئے 5 کروڑ روپے کی تحریک فرمائی۔ فرمایا کہ گزشتہ 5 سالوں میں پاکستان میں احمدیوں پر مندرجہ ذیل مقدمات قائم ہوئے۔

مسلمان ظاہر کرنے پر	151
کلمہ کا بیج لگانے پر	599
کلمہ لکھنے کے جرم میں	364
اذان اور نماز کے جرم میں	178
تقسیم لٹریچر	226
مباہلہ کا پمفلٹ تقسیم کرنے پر	170
السلام علیکم کہنے پر	48

— ان 5 سالوں میں 118 بیوت الذکر سے کلمہ مٹایا گیا۔ 19 بیوت الذکر سربمہر کر دی گئیں۔ 9 بیوت الذکر گرائی گئیں۔ 18 کو آگ لگائی گئی۔ 25 احمدی شہید ہوئے 19 احمدیوں کی قبریں اکھیڑی گئیں۔

— اختتامی خطاب میں حضور نے اپنے دوروں کی تفاصیل بیان فرمائیں۔ جن ممالک کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ان کے علاوہ نیوزی لینڈ بھی شامل تھا۔ آخری دن نماز مغرب و عشاء کے بعد 12 افراد نے بیعت کی۔

15،14 اگست لندن میں انٹرنیشنل مجلس شوریٰ۔ 64 ممالک کے 284 نمائندے شریک ہوئے۔

25 اگست حضور نے خطبہ جمعہ میں وسیع پیمانہ پر تربیتی کیسٹس کی تیاری اور تقسیم کے پروگرام کا اعلان فرمایا۔ ان میں خصوصاً نماز کا ترجمہ اور مطالب شامل تھے۔

27 اگست مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے تحت پہلا سر ظفر اللہ ٹیبل ٹینس اور فضل عمر والی بال ٹورنامنٹ کا انعقاد۔

ایک تم ہی نہیں

نہ وہ تم بدلے نہ ہم۔ طور ہمارے ہیں وہی — فاصلے بڑھ گئے۔ پر قرب تو سارے ہیں وہی
آ کے دیکھو تو سہی بزم جہاں میں۔ کل تک — جو تمہارے ہوا کرتے تھے، تمہارے ہیں وہی
جھمگھٹوں میں انہی یادوں سے وہی کھیلیں گے کھیل — وہی گلیاں ہیں، وہی صحن، چوبارے ہیں وہی
وہی جلسے، وہی رونق، وہی بزم آرائی — ایک تم ہی نہیں، مہمان تو سارے ہیں وہی
شام غم، دل پہ شفق رنگ، دکھی زخموں کے — تم نے جو پھول کھلائے مجھے پیارے ہیں وہی
صحن گلشن میں وہی پھول کھلا کرتے ہیں — چاند راتیں ہیں وہی، چاند ستارے ہیں وہی
وہی جھرنوں کے مدھر گیت ہیں مدہوش شجر — نیلگوں رود کے گل پوش کنارے ہیں وہی
مے برستی ہے بلا بھیجو کہاں ہے ساقی — بھری برسات میں موسم کے اشارے ہیں وہی
بے بسی ہائے تماشا کہ تری موت سے سب — رنجشیں مٹ گئیں، پر رنج کے مارے ہیں وہی
تم وہی ہو تو کرو کچھ تو مداوا غم کا — جن کے تم چارہ تھے وہ درد تو سارے ہیں وہی
میرے آنگن سے قضا لے گئی چن چن کے جو پھول — جو خدا کو ہوئے پیارے مرے پیارے ہیں وہی
تم نے جاتے ہوئے پلکوں پہ سجا رکھے تھے — جو گہر۔ اب بھی مری آنکھوں کے تارے ہیں وہی
منتظر کوئی نہیں ہے لب ساحل ورنہ — وہی طوفاں ہیں، وہی ناؤ، کنارے ہیں وہی

یہ ترے کام ہیں مولا، مجھے دے صبر و ثبات
ہے وہی راہ کٹھن، بوجھ بھی بھارے ہیں وہی

کلام طاہر

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

مواہب الرحمان

حضرت مرزا عبدالحق صاحب

قسط دوم آخر

اور چاہئے کہ اس کریم کے ذکر سے جو تمہارا حقیقی غمگسار ہے تمہار۔ یہ غم دور ہو جائیں اور تمہیں نیند کس طرح آتی ہے حالانکہ ڈر کے وقت تمہارا توکل اس خلاق پر نہیں ہے تم نور کی پیروی کرو اور رات کے چلنے کو ترجیح نہ دو اور اللہ کے چہرے کی طرف دیکھو اور مخلوق کی طرف نہ دیکھو زمین کے حکام کا بھی شکریہ ادا کرو اور اس حاکم کو نہ بھول جاؤ جو کہ آسمان میں ہے اور کوئی تمہیں نفع نہیں دے سکتا اور کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا مگر جب تمہارا رب ارادہ کرے پس تم اپنے رب سے دور نہ ہو اے عقلمندو تم دیکھتے ہو کہ کس طرح مخلوق میں تلواریں رکھی گئی ہیں اور پے در پے موتیں آ رہی ہیں اور تم قضا و قدر کے حملے اور لوگوں کی تباہی دیکھتے ہو۔ پس تمہارے لئے ضروری ہے کہ رکن شدید کی طرف پناہ لو اور وہ اللہ ہے جو کہ قوی ہے اور عرش مجید والا ہے۔ اللہ کے لئے ہو جاؤ اور امان میں داخل ہو جاؤ اور آج اللہ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں اے جوانو، زمینی حیلوں کے ساتھ اپنے نفسوں کو دھوکا مت دو کیونکہ اب سارا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے اے دانشمندو اور اپنے اور حضرت عزت کے درمیان فرق نہ رکھو کیونکہ پھر اس کی طرف سے بھی فرق ہو جائے گا اور تم ذلت کے ساتھ ہلاک کئے جاؤ گے اس رحمٰن کے سوا باقیوں سے اپنی امید قطع کر دو وہ تم پر رحم کرے گا اور تمہیں آگوں سے نجات دے گا میں آسمان پر غضب دیکھتا ہوں پس ڈرو اے اللہ کے بندو اس ربّ کے غضب سے۔ اور آسمان سے فضل تلاش کرو اور گوہ کی طرح زمین کی طرف نہ جھک جاؤ طلب میں انتہا کر دو اور حاجت پوری کرنے میں پورا اصرار کرو تو تم بیقراری سے نجات پاؤ گے تم اس زمانے میں دو قومیں دیکھتے ہو ایک قوم نے تفریط سے کام لیا اور دوسری نے باوجود آنکھوں کے افراط سے اور حق کو غلط کر دیا۔ سچ اور جھوٹ کو ملا دینے کی وجہ سے جن لوگوں نے تفریط اختیار کی وہ تو وہ لوگ ہیں جو معجزات پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ ہی اس وحی پر ایمان رکھتے ہیں جو لذیذ کلام کی شکل میں نازل ہوتی ہے آسمانوں کے رب کی طرف سے اور نہ ہی حشر اور نشر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ ہی فرشتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی طرف سے قانون قدرت اور صحیفہ فطرت گھڑ لیتے ہیں اور نہیں ہے ان کے پاس کچھ (دین) سے مگر اس کا نام اور ہم ان کو دہریوں اور طبیعین کی طرح دیکھتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے افراط اختیار کی وہ وہ قوم ہیں جو حق پر اور غیر حق پر ایمان لائے اور اعتدال کے طریق سے تجاوز کر گئے یہاں تک کہ انہوں نے ابن مریم کو دوسرے آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ بٹھا دیا حالانکہ اس پر اللہ ذوالجلال کی طرف سے کوئی دلیل نہیں۔ اور انہوں نے ظن کی پیروی کی اور ان کے پاس علم نہیں اور وہ گمراہی میں ہیں۔ پس یہ دو گروہ جو دونوں ہی عدل اور دانشمندی اور احتیاط سے نکل گئے اور ان میں سے ایک نے تفریط کا طریق اختیار کیا اور دوسرے نے افراط کا۔ پھر اللہ ہمیں لایا پس اس نے ہمیں اس درمیانی راستے کی ہدایت دی جو ختناس کے راستوں سے بہت دور ہے پس ہم امت وسط ہیں جو لوگوں کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

اور زمانہ زبان حال سے یہ کہہ رہا ہے کہ یہی مذہب ہے جس کے آنے کا وقت آ گیا۔ اور تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو کہ ہم نے کس طرح ایک زمانے کو کھینچ لیا اور کس طرح دلوں کو فتح کر لیا بغیر تلوار اور نیزے استعمال کرنے کے۔ کیا یہ انسانی طاقتوں کا کام ہے۔ بلکہ یہ آسمانی کشش ہے اور ہر ایک کھنچا آتا ہے جس کی آنکھیں ہیں۔ ایک شخص رات کو منکر سوتا ہے اور صبح کو اہل ایمان میں سے ہوتا ہے۔ کیا یہ انسانی طاقتوں کا کام ہے۔ رمضان میں سورج اور چاند گرہن نے شہادت دی۔ کیا یہ انسانی طاقتوں کا کام ہے۔ اور میں اکیلا تھا اور کہا گیا کہ تمہارے پاس مددگاروں کا گروہ جمع کر دیا جائے گا۔ پس اسی طرح ہوا جس طرح اس رحمان نے کہا تھا۔ کیا یہ انسانی طاقتوں سے ہے۔ اور دشمنوں نے پوری کوشش کی کہ مجھے بنیادوں سے اکھیڑ دیں۔ لیکن ہم اونچے ہوئے اور بڑھے اور وہ ناکامی اور خسارے سے لوٹے۔ کیا یہ انسانی طاقتوں کا کام ہے۔ اور دشمنوں نے انتہائی تدابیر کیں کہ میں قید کیا جاؤں یا قتل ہو جاؤں اور ان کے لئے میدان خالی ہو جائے لیکن ان کی کوششوں کا انجام صرف ذلت اور محرومی ہوئی۔ کیا یہ انسانی طاقتوں کا کام ہے۔ اور میرے رب نے ہر موقعہ پر میری نصرت فرمائی اور ظالموں کو ذلیل کیا۔ کیا یہ انسانی طاقتوں کا کام ہے۔

اور میرے رب نے از راہ احسان مجھے بشارت دی اور فرمایا کہ تحائف تیرے پاس گہرے راستوں سے آئیں گے اور اس وقت میں غریب گمنامی اور پوشیدگی کے کونے میں تھا۔ پھر لمبے عرصہ کے بعد میری قبولیت پھیلائی گئی اور میرے پاس مال اور تحفے دور دور سے اور بعید ممالک سے آئے۔ اور میرا گھر ان سے اس طرح بھر گیا جیسے باغ میں ٹہنیوں پر بے شمار پھل ہوتے ہیں۔ اور خدا کی قسم میں ان کو گن نہیں سکتا اور نہ ہی بیان کا ترازو ان کا وزن کر سکتا ہے۔ اور میرے رب کی بات صداقت اور حق کے ساتھ پوری ہوئی اور اس خبر کو ہزاروں آدمی اور عورتیں اور بچے جانتے ہیں۔ کیا یہ انسانی طاقتوں کا کام ہے۔

پیشگوئیاں

اور میرے رب نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا کہ لوگ گہرے راستوں سے آئیں گے۔ تو اپنے منہ کو ان سے نہ پھیرنا اور زیادہ ملاقاتوں سے تھک نہ جانا اور اس وقت میں ایک ردی چیز کی طرح تھا جس کو کوئی نہ جانتا تھا نہ پہچانتا تھا اور ایسی چیز کی طرح جس کی بھائیوں میں پرواہ نہیں ہوتی۔ پھر اس کے بعد ایک زمانہ آیا کہ خلق اللہ میرے پاس گروہ در گروہ آئی اور غلاموں کی طرح انہوں نے میری اطاعت قبول کی اور اگر میرے ربّ کا امر نہ ہوتا تو میں کثرت ملاقات سے تھک جاتا۔ کیا یہ انسانی طاقتوں کی بات ہے۔ اور اس نے مجھے اپنی طرف سے فصیح کلام دیا۔ دشمنوں میں سے کسی کی طاقت نہیں کہ وہ اس قسم کا کلام لا سکیں اور ان کی قوت بیان سلب کر لی گئی۔ کیا یہ انسانی طاقتوں کی بات ہے۔ اور میں نے بعض دشمنوں کو مباہلہ کی دعوت دی پس جب ہم نے دعا کے پیالے لئے اور جنگل میں مباہلہ کے پتھروں سے آگ نکالی تو اس کے بعد اللہ نے ہمیں اہل عقل اور عرفان کے لشکر دے دیئے اور رحمان کی طرف سے ہم پر نعمتوں کے دروازے کھولے گئے اور ہماری جماعت کے عزیز ایک لاکھ بلکہ دو لاکھ کے قریب اس وقت تک ہو گئے اور اس وقت چالیس آدمی ہی تھے جب ہم ظالموں کی طرف نکلے اور اللہ نے میرے دشمن مباہلہ کرنے والے کو ہر روز گمنامی اور ذلت کی طرف رد کیا کیا یہ انسانی طاقتوں کی بات ہے۔

پس اے میرے بھائیو جو خرد سے مزین اور وہم سے خالی ہو اس منان کا شکر کرو۔ کیونکہ تم نے حق اور عرفان کو پا لیا اور تم نے امان کے مقام پر ٹھکانہ بنا لیا تم میرے گواہ ہو جاؤ زمانہ کے فرزندوں کے پاس۔ کیا تم میرے نشانوں کے گواہ نہیں ہو کیا تمہارے دلوں میں کوئی شبہ ہے تم میں سے کونسا ایسا شخص ہے جس نے مجھ سے کوئی معجزہ نہیں دیکھا پس جواب دو اے جوانو۔ مجھے میرے رب کی طرف سے معارف دیئے گئے جو کہ میں نے تم کو سکھلائے اور ان سے ذہنوں کو صیقل کیا۔ تمہارے ہاتھ ان عقدوں کو حل نہیں کر سکتے تھے اور خدا کی قسم میں وہ شخص ہوں جس کو ہدایت نے نطق عطا کی اور وحی نے میری کمر کو مضبوط کیا پس میں نے راحت کو رنج میں پایا اور جنت کو دوزخ میں پایا۔ پس جو بھی موت قبول کرے وہ عنقریب (یا ضرور) زندہ کیا جائے گا۔

تقویٰ اختیار کرو

پس تم اپنی زندگیوں کو ایک معمولی اور بے قیمت چیز کیلئے نہ بیچ دو اور تم اپنے ہاتھ سے نقد نہ پھینک دو اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جو دنیا پر جھک جاتے ہیں اور نہ تم مرو مگر اس حال میں کہ تم (مومن) ہو۔ میں نے تو اللہ کے لئے موت پسند کی ہے تم اس کے لئے بیماری ہی پسند کرو۔ میں نے اس کے لئے ذبح ہونا قبول کیا ہے تم رنج ہی قبول کرو۔ اور یاد رکھو کہ تم صدق اور اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ کامیاب ہو گے نہ کہ محض باتوں کے ساتھ اے دانشمندو۔ اور کامیابی بہر حال تمہاری لاغری پر منحصر ہے اور تم ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ تم سوئی کے ناکے میں سے گزر جاؤ پس تم اپنی احتیاط کو تقویٰ کے لئے خالص کر دو اور پوری ہمت سے ہاتھ پاؤں مارو اپنے رب کے راضی کرنے کیلئے کوٹھڑیوں کے کونوں میں اور جنگلوں میں جا کر دعاؤں میں خوب محنت کرو اور اپنے قرض خواہ کو قرض ادا کرو تا تم قید نہ کئے جاؤ اور فرائض کو پورا کرو تا کہ تم سے سوال نہ کیا جائے اور حقائق کی تلاش کرو تاکہ تم خطا نہ کرو اور عیب چینی نہ کرو تا کہ تمہاری عیب چینی نہ کی جائے اور سختی نہ کرو تا تم پر سختی نہ کی جائے اور رحم کرو اے اللہ کے بندو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اور اللہ کے انصار بنو اور جلدی کرو۔ بیعت کے بعد اللہ تمہارے کثیر اور قلیل مال کا اور تمہاری عزتوں اور تمہارے نفوس کا مالک بن گیا ہے اور اس کے بدلے میں تمہیں اپنی رضا دی ہے پس تم اس سودے پر ثابت قدم رہو تا کہ تم عطیات کے ساتھ ڈھانکے جاؤ اور دوستوں میں داخل کئے جاؤ۔ اپنی ہمتوں کو تکمیل دین کیلئے تیز کرو اور جوانو کی صورت اختیار کرو اگرچہ تم شیخ فانی ہو۔ اپنی موت کو یاد رکھو اے جوانو اور مستوں کی طرح خراماں نہ پھرو تم دیکھتے ہو کہ لوگوں نے ہر بات میں اپنا مقصود مال کو بنایا ہے اور اگر وہ حاصل نہ ہو تو دین کو بھی مصیبت سمجھتے ہیں اور دین میں بھی ان کی ہمتوں کو نہیں مضبوط کرتیں مگر ان کی گری ہوئی

خواہشات۔ پس اسی شرط سے قبول کرتے ہیں ورنہ انکار کردیتے ہیں وہ نہ خطرہ کی جگہوں کی اور نہ میدان کے چاروں طرف منتشر سختیوں کی پرواہ کرتے ہیں۔ جانتے کہ ان کی مصیبت کو کونسی چیز دفع کرے گی اور ان کے خوف کو دور کرے گی۔ دنیا کے فرمانبردار ہوتے ہیں اور اس سے ان کے دل بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس وہ اس کی طرف دوڑتے ہیں اور خواہشات ہی ان کی سواریوں کو چلاتی ہیں۔

اے لوگو طاعون نے تمہارے ملک میں تباہی ڈال دی ہے اور تمہارے آباء و اجداد نے بھی کبھی ایسا حملہ نہیں دیکھا تھا اور تم جانتے ہو کہ اس کا کیڑا یا تو سخت سردی میں ہلاک ہوتا ہے یا سخت گرمی میں پس تم دونوں میں سے کوئی اختیار کرو تا کہ اس کے ضرر سے بچائے جاؤ۔

سردی سے ہماری مراد نفس کی جذبات سے سردی اور اللہ کی طرف انقطاع اور اس کی طرف تضرع سے جھکنا ہے اور گرمی سے مراد خدمت دین کے لئے اٹھنا اور سستی اور کسل کو اس حرارت کے ساتھ چھوڑنا جو خوف اور تقویٰ کا تقاضا ہوتی ہے اور صدق کا لازمہ ہوتی ہے جب کہ اللہ کی رضا کو تلاش کیا جائے پس اگر تم نے سردی پیدا کرلی تو تم بچ جاؤ گے اور اگر گرمی پیدا کرلی تو ہلاک نہیں ہوگے۔ اے بھائی تقویٰ کا متاع برباد ہو گیا ہے اور اس کے حامیوں نے پیٹھ پھیرلی ہے ایمان دل سے نکل چکا ہے اور نفوس گناہوں سے بھر گئے ہیں پس اس حاجت کے لئے اور اس کو کھینچنے (یعنی پورا کرنے) کیلئے کوشش کرو اور اس کو طلب کرنے کیلئے انتہائی کوشش کرو تا کہ تم طاعون سے نجات پاؤ جس کے شرارے اڑ رہے ہیں مگر جو نیکوں اور بدوں میں تمیز کرتی ہے۔ جان لو کہ زمین دو دفعہ سخت جنبش دی گئی ہے پہلی دفعہ جب کہ ابن مریم کو اکیلا چھوڑا گیا۔ اور دوسری مرتبہ جب کہ مجھے دھتکار کر رد کردیا گیا۔ پس تم اس زلزلہ کے وقت سوئے نہ رہو اور بصیرت پیدا کرو اور جاگو اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے جلدی کرو اور آخری بات جو میں تمہیں بتاتا ہوں اے جوانو وہ اس رحمٰن کی طرف سے بشارت کے کلمات ہیں۔ میرے رب نے مجھے مخاطب فرمایا اور مجھے عظیم الشان بشارت دی اور فرمایا تجھ پر موسیٰ جیسا زمانہ آرہا ہے۔ وہ کریم ہے وہ تیرے آگے آگے چلے گا اور تیرے دشمنوں سے عداوت کرے گا اور ان کی شرارتوں سے تجھے محفوظ رکھے گا اور حملہ کرنے والے پر حملہ کرے گا۔ وہ رحمٰن تیرے لئے ایک چیز ظاہر کرے گا۔ یہ بشارت ہے جو انبیاء کو دی گئی۔ اللہ کا وعدہ آتا ہے۔ وہ زمین پر پاؤں مارے گا اور اس کی اصلاح کرے گا۔ پس خوشخبری ہو اس کے لئے جس نے اس وعدہ کو پایا اور دیکھا ایک آدمی نامراد مارا گیا اور اس کی ہلاکت ہیبت ناک ہوئی پھر ایک روز مجھے اپنے رب علام کی طرف سے ایک کاغذ دکھایا گیا۔ جب میں نے اس کو دیکھا۔ تو میں نے اس کا عنوان پڑھا "بقیۃ الطاعون" یعنی طاعون کا بقیہ اور اسی کی پشت پر میری طرف سے ایک اعلان تھا گویا میں نے اپنی طرف سے یہ واقعہ موت شائع کیا ہے"

(روحانی خزائن جلد19 ص315)

گوشہ تنہائی سے محبت

اور جب سے میری آنکھ کھلی اور میرا چشمہ پھوٹا میں گوشہ تنہائی کو پسند کرتا ہوں تا کہ نفس کو معارف کے پانی سے سیراب کروں اور اس شتر آب کش کو پیاس سے نجات دوں۔ اسی خلوت میں مجھ پر لمبا زمانہ گزر گیا۔ (روحانی خزائن جلد19 ص338)

عبدالقدیر قمر صاحب

مکرم عبدالرشید اغبولہ صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کا ذکر خیر

کچھ عرصہ قبل میرے قریبی دوست مکرم عبدالرشید اغبولہ صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا ہم سے جدا ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

مکرم اغبولہ صاحب جامعہ احمدیہ میں میرے کلاس فیلو تھے۔ آپ شب زندہ دار نوجوان تھے۔ رات کو کثرت سے نوافل ادا کرتے۔ لمبی تہجد پڑھتے۔ گریہ وزاری سے خدا کے حضور گڑگڑاتے۔ نماز باجماعت کے پابند تھے کسی کو نماز میں سست دیکھتے تو خشک زاہدوں کی طرح اس سے ناراض نہ ہوتے بلکہ اس کی روحانی بیماری پر پریشان ہوتے۔ اس کے لئے دعائیں کرتے اور احسن طریق سے عبادت کی طرف بلاتے۔

جب آپ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی میں ناظم تربیت تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے پروگرام بنایا کہ ربوہ کے سارے حلقہ جات میں ایک ہی دن نماز تہجد ادا کی جائے۔ سارے محلہ جات کو اطلاع دے دی گئی۔ مقررہ دن وقت سے بہت پہلے اٹھے۔ اور اپنے سائیکل پر تمام محلہ جات کا چکر لگایا زعماء کو بیدار کیا۔ اس کوشش اور سعی عمل کے نتیجہ میں بیوت الذکر عبادت گزاروں سے بھرگئیں۔ کئی دفعہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو لے کر نماز فجر سے پہلے ہوسٹل سے نکلتے مختلف حلقہ جات میں صل علیٰ پڑھتے احباب کو بیدار کر کے عبادت گاہوں کی رونق بڑھاتے۔

قرآن کریم سے از حد عشق تھا۔ کثرت سے تلاوت کرتے اور اس پر غور و فکر اور توجہ سے کرتے لگتا انہوں نے قرآن کریم حفظ کررکھا ہے۔ بسا اوقات کلاس میں پڑھتے ہوئے قرآن کریم سے سند کی ضرورت پڑتی فوراً قرآن مجید کی متعلقہ آیت پڑھ دیتے۔ ہم سب ان کے قوت حافظہ اور قرآنی ادراک پر رشک کرتے۔ باوجود اس کے کہ غیر ملکی تھے۔ زبان اردو سے نا آشنا۔ اور ہماری اکثر کتب اردو یا عربی میں تھیں۔ دن رات لگا کے زبان پر اتنا عبور حاصل کرلیا کہ کلاس میں پوزیشن بھی حاصل کرنے لگے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ ہر وقت کتابوں میں کھوئے رہتے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے مطالعہ کرتے۔ اگر کہیں آ جا رہے ہوتے تو ٹیپ ریکارڈر ہاتھوں میں پکڑے ہیڈ فون کانوں سے لگائے علم کلام کی کیسٹس سن رہے ہوتے۔ ایک دفعہ میں نے کہا۔ رشید صاحب کس لئے اتنا پڑھتے ہیں۔ آپ پر تو ایک جنون طاری ہے۔ کہنے لگے۔ میں یہاں علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ یہاں مجھے مہربان اساتذہ کی راہنمائی حاصل ہے۔ کتب مہیا ہیں۔ میں ان سے جتنا استفادہ کرلوں کم ہے۔ کل جب میں اپنے ملک میں واپس جاؤں گا تو وہاں مجھے یہ سہولت میسر نہ ہوگی۔ اس لئے اتنی محنت کرتا ہوں۔ تا اپنے ملک والوں کی خدمت اچھے طریقے سے کرسکوں۔

انتہائی جفاکش اور مضبوط جسم کے مالک تھے۔ جامعہ احمدیہ میں پیدل سفر ہوتا تھا۔ ربوہ سے خوشاب تک جانا اور واپس آنا ہوتا تھا۔ ان دنوں راستہ میں صرف ساڑھے پانچ روپے خرچ کرنے کی اجازت تھی۔ خورد و نوش کا کچھ سامان اپنے ساتھ لیجانا ہوتا تھا۔ اور کسی سے بھی کوئی چیز لے کر کھانے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ رشید صاحب کی جفاکشی اور ہمت کو داد دیجئے کہ 4 دن کا سفر 2 دن میں کرلیا صبح ربوہ سے چلے اور شام کو خوشاب پہنچ گئے۔ اور اگلے دن صبح خوشاب سے چل کر شام کو واپس ربوہ پہنچ گئے۔ اس سے اگلے دن ربوہ میں فٹ بال کا میچ تھا وہ بھی کھیلا۔

اردو ان کی مادری زبان نہ تھی۔ اسی لئے بعض دفعہ لطیفے بھی ہو جاتے۔ ایک دفعہ سائیکل سفر پر ساہیوال، جڑانوالہ، بھائی پھیرو وغیرہ کی طرف گئے۔ واپسی پر بتا رہے تھے کہ کہاں کہاں گئے۔ بھائی پھیرو کا نام بھول گیا۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہنے لگے کہ ہم سم تھنگ (Some Thing) پھیرو بھی گئے تھے۔ جس پر سننے والوں کے بے اختیار قہقہے فضا میں بلند ہو گئے۔

اسی طرح ایک دفعہ آنکھوں پہ کالی عینک سجائے کلاس میں اونگھ رہے تھے۔ استاد محترم نے فرمایا۔ رشید صاحب کیا بات ہے۔ کیا نیند آ رہی ہے۔ کہنے لگے۔ نہیں سو نہیں رہا۔ بلکہ آنکھوں میں خارش ہو رہی ہے۔ استاد صاحب کہنے لگے۔ آنکھوں میں سرمہ ڈالا کرو۔ جواب دیا۔ سرمہ تو میرے پاس ہے مگر اس کا ڈنڈا نہیں ہے۔ (چونکہ "سرچو" نام انہیں بھول گیا) سب ہنس دیئے اور ان کی نیند غائب ہوگئی۔

قواعد و ضوابط اور اصولوں کے بہت پابند تھے۔ خود پابندی کرتے اور دوسروں سے بھی کرواتے۔ اور اس سلسلہ میں کسی کی رو رعایت نہ کرتے۔ سب سے یکساں سلوک کرتے۔ ایک دفعہ ہوسٹل میس کے صدر تھے ان کے نائب ان کے دوست بھی تھے۔ انہیں خیال ہوا کہ اب تو صدر میس اپنا دوست ہے۔ اس لئے ہم دوسروں سے پہلے ہی ناشتہ سے فارغ ہو جایا کریں۔ جب رشید صاحب کو ان کے اس ارادے کا علم ہوا تو سمجھایا۔ کہ دوستی اپنی جگہ۔ اصول اپنی جگہ۔ ناشتہ پہلے نہیں بلکہ سب کے ساتھ ہی ملے گا۔ آپ کچھ عرصہ امیر و مشنری انچارج نائیجیریا بھی رہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود سے انتہائی محبت تھی

مکرم محمد ادریس صاحب شاہد مربی ضلع سیالکوٹ تھے۔ ان دنوں رشید اغبولہ صاحب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سیالکوٹ پہنچے اور کہا ہم مقامات مقدسہ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں۔ ادریس صاحب بتاتے ہیں جب انہیں مقامات کی زیارت کروائی گئی تو یوں در و دیوار سے لپٹ لپٹ کر روتے اور فدائیت کا اظہار کرتے تھے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہمارا محبوب اور خدا کا مسیح موعود آیا تھا۔ پھر وہاں انہوں نے فوٹو بھی بنوائے۔ ادریس صاحب بتاتے ہیں کہ ہم ان پر رشک کرتے تھے اے کاش یہ عشق و محبت ہمیں بھی نصیب ہو۔ اور یہ بات تو ہم نے بھی مشاہدہ کی کہ جہاں ایک طرف وہ کثرت سے درود شریف پڑھتے وہاں حضرت مسیح موعود کے قصائد در مدح رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف پڑھتے بلکہ انہیں حفظ بھی کرتے۔ اس طرح انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود کے بیسیوں شعر یاد تھے۔ جنہیں وہ اکثر گنگنایا کرتے۔

ایک دفعہ اپنے ایک استاد صاحب کے ساتھ جامعہ کے برآمدہ میں کھڑے تھے۔ سڑک سے ایک جلوس گزرا۔ جو انتہائی غلیظ زبان استعمال کر رہا تھا۔ اور الٹے سیدھے غلط قسم کے نعرے لگا کر معصوم دلوں پر چرکے لگا رہا تھا۔ اور انتہائی بیہودہ حرکتیں بھی کر رہا تھا۔ انہیں دیکھ کر اپنے استاد محترم سے انتہائی دکھ اور درد سے کہنے لگے۔ ان کی اس حرکت کو ظلم کہنا بھی ظلم کی توہین ہے۔ جانے انہیں کیا نام دیا جائے جو ان کے مناسب حال ہو؟

اپنے دوستوں کی تعلیم کی طرف ان کی خاص نظر تھی۔ اور وہ انہیں گاہے بگاہے تلقین کرتے رہتے کہ زیادہ سے زیادہ وقت درسی اور دوسری کتب کو دیں۔ تا علم بڑھے۔ اور بنی نوع کی صحیح طور پر خدمت ہو سکے۔ انگریزی زبان کے بہت اچھے مقرر تھے۔ سالانہ تقریری مقابلوں میں پوزیشن لیتے رہے۔ جب بھی پوزیشن لیتے دوستوں کو بلا کر ان کی پرتکلف دعوت کرتے۔

ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

انسانی جسم۔ تخلیق کا معجزہ

خداتعالیٰ نے قرآن کریم میں خود کو احسن الخالقین فرمایا ہے۔ اور انسان کو دعوت دی ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کی خلقت پر غور کرے اور اس کی کُنہہ تک پہنچ کر اس حقیقت کو جان لے کہ اس خلقت میں کہیں کوئی رخنہ نہیں ہے۔ اگر کہیں کوئی خرابی یا کمی نظر آتی ہے تو وہ یقیناً کسی قانون قدرت کو توڑنے کے نتیجہ میں اس کا منفی اثر ہوتا ہے ورنہ قوانین قدرت کہیں اپنی ڈگر سے سرمو انحراف نہیں کرتے اور ان قوانین کے تحت کام کرنے والی تخلیق میں بھی کبھی کوئی رخنہ پیدا نہیں ہوتا۔ کائنات کی بے انتہا وسعتوں میں پھیلے پڑے سیارے اور ستارے اور ستاروں کے جھرمٹوں سے جنم لینے والی کہکشائیں اور ان گنت اقسام کے دیگر اجرام فلکی کس طرح قوانین قدرت کے تحت ایک دوسرے کی کشش ثقل کا سہارا لیتے ہوئے برق رفتاری سے اپنی اپنی ڈگر پر رواں دواں ہیں اور خالق حقیقی کی طرف سے مقرر کردہ اپنی اپنی عمر کا دور پورا کرنے کے بعد دوسری شکل میں منتقل ہو کر انہی قوانین قدرت کے تحت نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔ سیاروں اور ستاروں کی باہمی کشش کے نتیجہ میں ایک دوسرے کے گرد گردش جس سے وہ ایک اکائی میں پروئے جاتے ہیں۔ ایک دوسرے سے توانائی حاصل کرتے ہوئے اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اپنی طبعی عمر پوری کر چکنے کے بعد گیسوں اور گرد و غبار میں تبدیل ہو کر نئے ستاروں اور نئے سیاروں کی پیدائش کے لئے خام مال کا ذخیرہ بن جاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے بادل بارش کی صورت میں برسنے کے بعد بالآخر سمندر میں پہنچ کر وہاں عمل تبخیر کے ذریعہ نئے بادل بننے کا خام مال مہیا کرتے رہتے ہیں۔ یہ بخارات کے اوپر اٹھنے اور بارش برسنے کا چکر۔ آکسیجن جو حیواناتی زندگی کی جان ہے کا پودوں کے سانس لینے کے نتیجہ میں بطور فضلے کے پیدا ہونا اور حیوانات کا سانس کے عمل سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کا فضلہ پیدا کرنا جو نباتات کیلئے زندگی کا ضامن ہے۔ اور حیوانات اور نباتات کی تعداد کا صحیح تناسب جس سے یہ چکر قائم و دائم رہے۔ یہ سب کچھ اگر کسی خالق حقیقی کی طرف اشارہ نہیں کر رہا تو اور کیا ہے؟ خود بخود ارتقاء کے قانون کے تحت چلو مان لیا کہ ہر جانور اپنی بقا کے لئے خود میں ارتقائی تبدیلیاں پیدا کر کے بہتر سے بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن مختلف جانور ایک دوسرے کی بقا کا سامان کس لئے کرتے نظر آتے ہیں؟ اور پھر حیوانات اور نباتات کا آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا کر کے باہمی زندگی کا سامان پیدا کرنا۔ یہ کس ارتقا کے تحت آتا ہے؟ الغرض خداتعالیٰ کے ارشاد کے تحت کائنات کے جس پہلو پر بھی غور کریں نتیجہ ایک ہی سامنے آتا ہے کہ اس پیچ در پیچ انتہائی مربوط کارخانہ قدرت کا کوئی خالق ضرور ہے جس نے بالارادہ اسے تخلیق کیا اور ایسے رنگ میں تخلیق کیا کہ اس میں کہیں کوئی رخنہ نہیں ہے۔ سبحان اللّٰہ! اس تخلیق کے مختلف جلوے اتنے ان گنت رنگوں میں ہمارے اردگرد پھیلے پڑے ہیں کہ ان کا تفصیلی جائزہ لینا اس چھوٹے سے مضمون میں ممکن نہیں ہے۔ آیئے ہم انسانی جسم پر ایک نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ اس کے مختلف اعضا کس قدر مربوط رنگ میں کیسے احسن طور پر اپنا اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ کہیں کوئی معمولی سا رخنہ پیدا ہو جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ چیز کس قدر اہم اور ناگزیر ہے۔

خودکار مشین

ہمارا جسم ایک ایسی خودکار مشین ہے جس کے تمام اعضا نہایت احسن رنگ میں آپس میں یوں منسلک ہیں کہ ہر ایک عضو دوسرے سے تقویت حاصل کرتا اور دوسرے کا سہارا بنتا ہوا مکمل آٹومیٹک نظام کے تحت کام میں لگا ہوا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اگر اس مشین میں کہیں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کی نشان دہی کرنے۔ اس کی وجہ تلاش کرنے اور پھر اس کی مرمت کرنے کا نظام کار سب اس مشین کے اندر ودیعت کیا گیا ہے۔ ہمارے لعاب دہن۔ ناک کی رطوبت اور پیشاب تک میں انٹی سیپٹک یعنی زخموں کو مندمل کرنے کی تاثیر موجود ہے۔ سب سے پہلی پنسلین جو دریافت کی گئی تھی وہ ناک کی رطوبت ہی تو تھی۔ ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کو جوڑ کر مرمت کرنے کا کام جسم خود ہی سرانجام دیتا ہے۔ سرجن کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ہڈی کے سروں کو سیدھا جوڑ کر انہیں وہاں باندھ دے۔ ہڈی کے دونوں سروں کے درمیان کیلشیم پیدا کر کے انہیں آپس میں ویلڈ کرنے کا کام جسم خود کرتا ہے۔ کسی قانون قدرت کی خلاف ورزی کرنے کے نتیجہ میں جو بیماری پیدا ہوتی ہے اس کے جراثیم کو پہچان کر ان کی مدافعت کے لئے خاص قسم کے جراثیم کش مادوں کی فوج تیار کرنا بھی جسم کی اپنی کارکردگی ہے۔ صرف یہی نہیں چیچک کی قسم کی بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جن کے جراثیم کو پہچان کر ان کے خلاف جسم ایسا مدافعانہ نظام اپنے اندر پیدا کرتا ہے کہ ایک دفعہ اس بیماری کے ہونے کے بعد ساری عمر یہ دوبارہ اس جسم پر حملہ نہیں کر سکتی۔ ان گنت ویکسین جو مختلف بیماریوں کے خلاف حفظ ماتقدم یا علاج کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں وہ سب جسم کے اندر ان بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے کے لئے جسم کے خودکار نظام کو پیغام دینے کے اصول پر قائم ہیں۔ ہومیوپیتھی کا سارا اصول علاج بھی اسی ایک قانون پر قائم ہے کہ جسم کے اندر موجود خفیہ صلاحیت کو کسی خاص بیماری کے جسم پر حملہ کرنے کی اطلاع دے کر اسے اس کی مدافعت کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔ لکل داء دواء کی حدیث کا یہی مطلب ہے کہ خداتعالیٰ نے ہمارے جسم کے اندر ہر قسم کی بیماری کی مدافعت پیدا کرنے کا نظام قائم فرمایا ہوا ہے صرف اس نظام کو جگانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس بیماری کو پہچان کر اس کی مدافعتی تدبیر کا سامان کرے۔ دوائی صرف ہماری اندرونی قوت مدبرہ کو حرکت دینے کا کام کرتی ہے اور واذا مرضت فھو یشفین سے یہی مراد ہے کہ خداتعالیٰ نے تو ہمارے جسم کو اس لحاظ سے بہترین حالت میں پیدا فرمایا ہے کہ وہ اپنی مقررہ عمر تک صحت و تندرستی سے کام کرتا رہے۔ انسان خود ہی قوانین قدرت کی خلاف ورزی کر کے کسی بیماری کا شکار ہوتا ہے اور پھر خداتعالیٰ کے پیدا کردہ قوانین قدرت سے ہی فیض پا کر وہ صحت یاب ہوتا ہے۔

انسانی جسم کی کارکردگی پر غور کریں تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ کسی انسانی دماغ کی بنائی ہوئی اعلیٰ سے اعلیٰ مشین ایسی پیچیدہ خودکار اور ایسی اعلیٰ صلاحیتوں کی حامل نہیں ہے دنیا کے بہترین سائنسدانوں اور ٹیکنیشنز کی کوئی بھی ٹیم اس انسانی جسم کی مشین کے مقابل کی چیز نہیں بنا سکتی۔ کوئی بڑے سے بڑا سپر کمپیوٹر اپنی کارکردگی کے تنوع میں اس کے عشر عشیر کو نہیں پہنچتا ہمارا یہ جسم ہوا، پانی اور خوراک میں سے اپنے خودکار نظام کے تحت اپنی بقا اور نشو و نما کے لئے خود ہی ضروری ایندھن تیار کر لیتا ہے۔ اس کے 650 عضلات، لاکھوں اعصاب کے ذریعہ سے دماغ تک الیکٹرک سگنلز کی صورت میں جو ان گنت پیغامات بھیجتے ہیں ایک سیکنڈ کے چھوٹے سے حصہ میں دماغ ان اشاروں کو معنی کا جامہ پہنا کر سمجھتا۔ فیصلہ کرتا اور پھر واپس اپنے احکامات انہی اعصاب کے ذریعہ عضلات تک بھیجتا ہے اور وہ اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ دماغ کے اندر سینکڑوں مراکز بیک وقت ہنسنے، رونے، دوڑنے، بیٹھنے، حملہ کرنے، بھاگ نکلنے سوچنے، بولنے، دیکھنے، سننے الغرض ہزاروں نوعیت کی صورت حال کے تجربہ سے دوچار ہو رہے ہوتے ہیں۔ دماغ کا دایاں حصہ جسم کے بائیں حصہ کے اعضا کو اور بایاں حصہ دائیں حصہ جسم کے اعضاء کو احکامات دے رہا ہوتا ہے اور یہ احکامات مختلف کیفیات کے لحاظ سے پیدا شدہ صورت حال کو جان لینے اور اس کے مطابق فیصلہ کرنے کے بعد دئے جاتے ہیں۔ ایسے وہ تمام کام جن میں دونوں ٹانگوں، دونوں ہاتھوں اور دیگر اعضاء کا مل کر کام انجام دینا ضروری ہوتا ہے ان میں دماغ کے دائیں اور بائیں حصوں کے مختلف مراکز کا اپنے اپنے زیر اثر حصوں کو یوں پیغام دینا کہ وہ سب باہم مربوط ہو کر کسی ایک کام کو سرانجام دیں کسی بڑے سے بڑے سپر کمپیوٹر کی کارکردگی سے بالا ہے۔ دو آنکھوں کے باہمی فاصلہ کے نتیجہ میں جو معمولی سے مختلف زاویوں سے دونوں آنکھیں دیکھتی ہیں اس فرق کو جانچ کر اس دیکھی جانے والی چیز کے فاصلہ کا یقین کرنا اور اسی عمل سے دو کانوں کے ذریعہ آواز کی سمت اور فاصلہ کا یقین کرنا۔ یہ کس کمپیوٹر کی صلاحیت میں شامل ہے؟ کان کے اندرونی حصہ میں ننھے بالوں کے اوپر کی جھلی سے رگڑ کھانے کے احساس کو آواز میں تبدیل کرنا اور مختلف بالوں کی رگڑ کو آواز کے بھاری یا باریک ہونے یا مدھم اور اونچی آواز کا روپ دینا۔ اسی طرح اندرونی کان کی گاڑھی رطوبت کے خاص سمت میں ہلنے سے جسمانی توازن کو برقرار رکھنا۔ آنکھ کی پتلی کا روشنی کی مقدار کے حساب سے پھیلنا یا سکڑنا، منظر کا لینز سے گزرنے کے بعد ایک خاص فاصلہ پر پہنچ کر Retina پر مرتکز ہونا اور Rods اور Cones کے ذریعہ رنگوں کی پہچان۔ یہ سب کچھ کونسا سپر کمپیوٹر کر سکنے کی اہلیت رکھتا ہے؟

بعض دلچسپ خصوصیات

اوپر کا انسانی جسم جو ہمیں نظر آتا ہے سب کا سب مردہ ہے! ہماری 9 پونڈ وزنی جلد جسم کا سب سے بڑا ایک عضو ہے جس کے دو حصے ہیں۔ اوپر کی تہہ کو Epidermis کہا جاتا ہے جو مردہ ہے اور سانپ کی کینچلی کی طرح یہ جسم سے اترتی رہتی ہے۔ فرق یہ ہے کہ سانپ کی کینچلی یکدم ایک خول کی طرح اتر جاتی ہے جب کہ انسانی کھال چھوٹے چھوٹے چانوں کی صورت میں جھڑتی رہتی ہے اور اس طرح ہر ماہ اوپر کی مردہ جلد جھڑ کر نچلی جلد اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ ایک سال میں 45 پونڈ پرانی جلد جسم سے جھڑ جاتی ہے۔ اسی طرح ہمارے بال جو جسم سے اوپر ہیں وہ سب مردہ ہیں۔ اور ایسے ہی ہمارے ناخن کا وہ حصہ جو گوشت سے منسلک نہیں ہے وہ بھی مردہ ہے۔ اسی لئے بال اور ناخن کاٹنے پر ہمیں درد محسوس نہیں ہوتا۔ جلد پر بھی اوپر کے حصہ میں خراش آ جائے تو کچھ نہیں ہوتا۔ ہاں جلد کی نچلی تہہ جسے Dermis کہا جاتا ہے وہ زندہ ہے اور ہر دم مصروف عمل رہتی ہے۔ اس میں اس کی نشو و نما کیلئے خون کی نالیاں موجود ہیں۔ یہ جسم کے اندرونی اعضا کی حفاظت کا کام کرتی ہے۔ اس میں گرمی سردی، دباؤ، تکلیف وغیرہ کے احساس کو دماغ تک پہنچانے کے لئے ان گنت اعصاب موجود ہیں۔ کسی چیز کے ذرا سا چھو جانے سے فوراً یہ دماغ کو متعلقہ حصہ کے بارے میں پیغام بھیج دیتی ہے۔ اور دماغ حفاظتی تدابیر کے احکامات صادر کرتا ہے۔ اگر جسم میں گرمی بڑھ جائے تو یہ پسینہ پیدا کر کے ٹھنڈک کا اہتمام کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے اس میں 50 لاکھ پسینہ پیدا کرنے والی گلینڈ موجود ہیں جو کسی سپرنگ کی طرح گول پیچدار شکل میں ہیں۔ اگر ان تمام سپرنگوں کو کھول کر پیمائش کی جائے تو 6 میل کی لمبائی بن جائے گی اس میں بال پیدا کرنے کے لئے ننھے ننھے گڑھے موجود ہیں۔ صرف سر پر ان بالوں کی تعداد ایک لاکھ

ہے۔ اسی طرح ناخن انگلیوں کے سروں پر بن کر ان کے کناروں کو محفوظ کرتے ہیں۔ اوسطاً ایک ماہ میں ہمارے بال 1/2 انچ اور ناخن 1/10 انچ کے حساب سے بڑھتے ہیں۔ ضرورت کے لحاظ سے جسم پر جلد کی موٹائی میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ مثلاً آنکھ کے پپوٹوں کی جلد انتہائی باریک اور لچکدار ہوتی ہے جب کہ پاؤں کے تلووں کی بہت زیادہ موٹی اور سخت۔ نیز جسم کے جس حصہ پر مسلسل دباؤ یا رگڑ لگتی رہے اس حصہ کی جلد زیادہ حفاظت مہیا کرنے کے لئے موٹی اور سخت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہمارے بال کھال کے نچلے حصہ میں ایک چھوٹے سے ابھار میں سے پیدا ہو کر اوپر کی طرف بڑھتے ہیں اور کھال کی اوپر کی تہہ تک پہنچتے پہنچتے مردہ ہو جاتے ہیں۔ صرف نچلا حصہ زندہ رہتا ہے اسی لئے بال کاٹنے سے درد نہیں ہوتا بلکہ اکھاڑنے سے درد ہوتا ہے۔ بالکل یہی حال ناخن کا بھی ہے۔ بال ایک خالی ٹیوب کی شکل میں بڑھتا ہے۔ جو بال بالکل سیدھے ہوتے ہیں وہ گول ٹیوب کے ہوتے ہیں۔ لہر دار بال چوکور ٹیوب کے اور رول جیسے گچھے دار بال چپٹے ٹیوب کے ہوتے ہیں۔ بال کی جڑ میں سے ایک مادہ جسے Melanin کہتے ہیں اس ٹیوب میں بھر جاتا ہے جس سے بال رنگدار بن جاتا ہے۔ مختلف نسلوں کے لوگوں میں یہ Mel .nin مختلف رنگ کا ہوتا ہے۔ اسی لئے ان کے بالوں کے رنگ مختلف ہیں۔ بڑھاپے میں یا کسی اور وجہ سے جب یہ رنگ بھرنا بند ہو جاتا ہے تو بال سفید ہو جاتے ہیں۔ بالوں کا رنگدار حصہ سفید نہیں ہوتا۔ صرف جو نیا حصہ نیچے سے اگتا ہے وہ سفید رنگ کا اوپر کی طرف بڑھتا ہے۔

ہمارا اندرونی نظام

جسم کے وہ حصے جو بالوں اور ناخنوں کی طرح بڑھتے رہتے ہیں لیکن ان کو کاٹنے اور مناسب حد تک رکھنے پر ہمیں اختیار حاصل نہیں ہے وہ ایک خاص خود کار نظام کے تحت کام کرتے ہیں۔ مثلاً ہمارے دانت استعمال ہونے کے نتیجہ میں گھستے رہتے اور چھوٹے ہوتے رہتے ہیں اگر یہ نہ بڑھیں تو رفتہ رفتہ ختم ہو جائیں۔ اس لئے یہ ساتھ ساتھ بڑھتے رہتے ہیں لیکن ایک خاص حد کے اندر رہتے ہوئے۔ اگر یہ بے محابا بڑھنے لگیں تو ناقابل برداشت حد تک بڑھتے چلے جائیں۔ لیکن نہیں ایک خاص حد تک بڑھنے کے بعد وہیں رک جاتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ گھس گھس کر ان کی اوپر کی نشیب و فراز والی کھردری سطح بھی ملائم اور ہموار نہیں ہونے پاتی۔ بلکہ چیزوں کو چبانے اور پیسنے کے لئے جو چکی کے پاٹ جیسی کھردری سطح ہونی چاہئے ویسی ہی نئی پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اور جن دانتوں کی نوکدار یا چپٹی جو شکل قدرت نے پیدا کی ہوتی ہے اسی شکل میں وہ بڑھتے ہیں۔ جب ہم چباتے ہیں تو جبڑوں کو صرف اوپر نیچے حرکت نہیں دیتے بلکہ ان کو باہم ملا کر نچلے جبڑے کو اطراف میں بھی حرکت دیتے ہیں۔ کیونکہ جب منہ کھولتے اور بند کرتے ہیں تو صرف نچلا جبڑا ہی حرکت کرتا ہے تو اس جبڑے کی حرکت کی مناسبت سے دانتوں پر نشیب و فراز بنتے ہیں۔ ہم آنکھیں بار بار کیوں جھپکتے ہیں؟ اس لئے کہ ان میں خاص طور پر پیدا ہونے والا چکنا محلول تمام ڈھیلے پر یکساں پھیلا اور اسے نرم کرتا ہے اور نیز آنکھ کے عدسے کو صاف رکھے تا کہ شبیہہ صاف بنے۔ اگر کسی وجہ سے یہ محلول پیدا کرنے والی اوپر کے پپوٹے میں واقع غدود کام کرنا بند کر دے تو آنکھ بے کار ہو جاتی ہے اور اندر کا سارا سسٹم ٹھیک ہونے کے باوجود گویا آنکھ کو "زنگ" لگ جاتا ہے اور وہ جام ہو کر دیکھنے سے محروم ہو جاتی ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے ہمارے گھٹنوں میں چکنا پانی بننا بند ہو جائے تو وہ اندر سے بغیر تیل کے چلنے والے گاڑی کے انجن کی طرح Cease ہو کر کڑکڑانے اور درد ہونے لگتے ہیں۔ ہم روزانہ تقریباً 90 اونس پانی جسم کے اندر لیجاتے ہیں مختلف مشروبات پینے اور خوراک میں موجودگی کی صورت میں اور کس قدر حیرت کی بات ہے کہ پسینہ، پیشاب اور فضلہ کی صورت میں ٹھیک اسی قدر پانی ہمارے جسم سے روزانہ باہر نکلتا ہے۔ پانی کا جسم کے اندر جانا خون کے بننے خوراک کو نگلنے اور ہضم کرنے اور جسم کے دیگر اندرونی اعضاء کی صفائی کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اس لئے اس کے بغیر زندگی کا تصور ہی بے معنی ہے۔ لیکن یہی پانی اگر جسم سے واپس باہر کا رخ نہ کرے تو بھی زندگی عذاب بن جاتی ہے۔ گردوں کی آٹومیٹک مشین پانی کے اس اندر آنے اور باہر جانے کی مقدار کو کنٹرول کرتی ہے اگر سخت کام کرنے سے پسینہ کی صورت میں یا ذیابیطس کی وجہ سے زیادہ پیشاب آنے کی صورت میں پانی جسم سے زیادہ خارج ہو رہا ہو تو ہمیں بار بار پیاس لگتی ہے اور ہم زیادہ پانی اندر لیجاتے ہیں۔ سردی میں پسینہ نہ آنے کی صورت میں ہمیں پیاس کم لگتی ہے۔ اگر کسی بیماری کی صورت میں پھیپھڑوں میں۔ پیٹ میں یا سر وغیرہ میں پانی جمع ہو جائے تو وہ غیر قدرتی ہونے کی وجہ سے موت کا باعث بن سکتا ہے۔ یہی حال پیشاب کے بند ہو جانے کی صورت کا ہے۔ ہمارے خون کا نصف حصہ ہلکے زرد رنگ کے پانی پر مشتمل ہے جسے پلازما کہا جاتا ہے اور اس میں وہ تمام وٹامنز، معدنیات اور دیگر اجزا شامل ہوتے ہیں جو ہمارے جسم کو توانائی فراہم کرتے ہیں۔ باقی آدھے حصہ خون میں سرخ اور سفید خلیات Platelets پائے جاتے ہیں۔ ایک قطرہ خون میں 50 لاکھ سرخ خلیات۔ تین لاکھ Platelets اور دس ہزار سفید خلیات ہوتے ہیں۔ سفید خلیات سائز میں سب سے بڑے ہوتے ہیں اور ان کا کام جسم کو بیماریوں سے محفوظ رکھنا ہے یعنی قوت مدافعت پیدا کرتے ہیں۔ Platelets سب سے چھوٹے ذرات ہیں جو خون میں جمنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ جن لوگوں میں ان کی کمی ہو ان کو زخم وغیرہ لگ جائے تو خون بند ہونے کا نام ہی نہیں لیتا۔ اور سرخ خلیات تمام جسم میں آکسیجن پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔ دل کا کام تمام جسم میں خون پہنچانا ہے لیکن یہ خون آکسیجن سے بھرپور ہونا ضروری ہے ورنہ وہ زہر بن جاتا ہے۔ اب دل اپنے داہنے پمپ سے سیاہ رنگ کے اس خون کو جو جسم میں آکسیجن پہنچانے کے بعد واپس آیا ہے پھیپھڑوں کی طرف منتقل کرتا ہے جہاں ایک عجیب معجزانہ رنگ میں خون کی وہ آخری باریک ترین نالیاں جنہیں کیپلریز کہا جاتا ہے ایک ہی مقام سے کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتی اور وہیں سے آکسیجن جذب کر کے خون میں ملاتی ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ کو پھیپھڑے باہر خارج کر دیتے ہیں اور آکسیجن ملا تازہ خون واپس دل کے بائیں پمپ کی طرف روانہ ہو جاتا ہے جہاں سے دل اسے تمام جسم کی طرف پمپ کر دیتا ہے۔ خون کو اندر لانے اور باہر دھکیلنے کے لئے دل کے دونوں پمپوں کے اندر ایسے Valve لگے ہوئے ہیں جو دروازہ کی طرح کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور یوں خون کی صرف صحیح سمت میں جانے کو یقینی بناتے ہیں۔ اسی طرح گو موٹی خون کی نالیوں میں تازہ آکسیجن بھرے سرخ خون کو لیجانے کے لئے شریانیں اور استعمال شدہ سیاہ رنگ کے خون کی واپسی کے لئے وریدیں الگ الگ بنی ہوئی ہیں لیکن آخری سرے پر جہاں اس تازہ اور گندے خون کا تبادلہ ہوتا ہے شریانیں اور وریدیں ایک ہی کیپلریز کے جال میں اکٹھی ہو جاتی ہیں جہاں ایک سمجھ میں نہ آسکنے والے طریقہ سے ایک ہی کیپلری میں سرخ اور سیاہ خون آمنے سامنے موجود ہیں اور وہاں ان دونوں کا ملاپ اور پھر تبادلہ ہو کر تازہ آکسیجن بھی پہنچ رہی ہے اور گندہ خون بھی واپس ہو رہا ہے۔ یہ ایسے باریک معجزے ہیں جو انسانی جسم کی احسن ترین اور بے عیب خلقت کا زندہ ثبوت ہیں۔ جسم کے عام ڈھانچے کو ہی دیکھیں تو وہ کسی عجوبہ سے کم نہیں۔ اس کی 200 عدد ہڈیوں کو 640 اعصاب اس عمدگی سے حرکت دیتے ہیں کہ سبحان اللہ۔ کہیں سخت ہڈی، کہیں نرم ہڈی، کہیں ہڈی کو گوشت سے ملانے والی نیم ہڈی کی بافتیں، کہیں خاص سمت میں گھومنے والے جوڑ، کہیں کندھوں اور کولہے کی طرح ہر طرف گھوم جانے والے بال جوائنٹ، پھر ان جوڑوں کو ملائم رکھنے والا چکنا پانی، پاؤں کے اندر بنی ہوئی دو عدد کمانیں جو ان کو شاک پروف بناتی ہیں۔ کس کس چیز کی بات کی جائے تمام کا تمام جسمانی نظام اس کے بنانے والے کے احسن الخالقین ہونے کا ببانگ دہل اعلان کرتا دکھائی دیتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34954 میں منصورہ اسماعیل بنت چوہدری محمد اسماعیل قوم ڈھلوں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات مالیتی -/900 روپے۔ 2۔ نقرئی زیورات مالیتی -/300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ منصورہ اسماعیل بنت چوہدری محمد اسماعیل دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار بدر وصیت نمبر 20506 گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد جاوید وصیت نمبر 17969

مسل نمبر 34956 میں عطیۃ النور بنت محمد اسماعیل ڈھلوں قوم ڈھلوں پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 5 ماشے مالیتی -/2300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیۃ النور بنت محمد اسماعیل ڈھلوں دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار بدر وصیت نمبر 20506 گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب صدر محلہ دارالصدر غربی حلقہ قمر لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم فرخ راجا مقیم جرمنی کو مورخہ 20 جون 2003ء بروز جمعۃ المبارک پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے باسل احمد راجا نام عطا فرمایا تھا۔ نومولود مکرم راجہ فضلداد صاحب رئیس ڈلوال کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو نیک لائق اور خادم دین بنائے (آمین)

درخواست دعا

مکرمہ حافظہ عطیۃ المنعم (واقفہ نو) بنت چوہدری عطاء الرحمان محمود صاحب نائب ناظر مال آمد نے میٹرک 2003ء کے سالانہ امتحان میں 719/850 نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی سائنس گروپ کی طالبات میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ طالبہ کو دینی اور دنیاوی کامیابیاں عطا فرماتا رہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالمنان فیاض صاحب اسلام آباد کی والدہ مکرمہ شریف بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم محمد رمضان صاحب مرحوم آف میانی ضلع سرگودھا بتاریخ 5 جون 2003ء بروز جمعرات میانی میں وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ اگلے روز محلہ ناصر آباد شرقی کی بیت الذکر میں بعد نماز فجر مکرم ناصر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل مکمل ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے درجات بلند فرمائے انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت میاں نظام الدین صاحب آف سیالکوٹ کی بیٹی تھیں۔ اور کافی عرصہ تک صدر لجنہ میانی رہیں اور ساری عمر تدریس کے شعبہ سے منسلک رہیں۔

ضرورت باورچی

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود دارالضیافت ربوہ میں ایک تجربہ کار ماہر باورچی کی ضرورت ہے۔ جو پاکستانی انگلش اور چائنیز کھانے پکانے میں مہارت رکھتا ہو۔ اپنی مصدقہ اسناد کے ساتھ خاکسار سے فوری رابطہ کریں

نائب ناظر دارالضیافت ربوہ۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب استاد جامعہ احمدیہ اور ان کی اہلیہ محترمہ امۃ الباسط عمر صاحبہ کو 19 جون 2003ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام منصورہ عمر عطا فرمایا ہے۔ بچی محترم ملک غلام احمد صاحب ارشد مرحوم کی پوتی اور محترم قریشی غلام احمد صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ نیز صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب ولد منظور احمد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ کی کمر کا آپریشن تقریباً دو سال پہلے ہوا تھا۔ اس کے بعد سے کافی بہتری ہے تاہم ابھی کمزوری ہے اور سہارے کے ساتھ چل رہے ہیں اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

مکرم محمود احمد طالب کارکن دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن کی واقفہ نو بیٹی ثوبیہ محمود چند دنوں سے تشویشناک طور پر بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال کے ICU میں داخل ہے۔ اس کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (وکالت وقف نو)

مکرم مبشر حسن صاحب ابن چوہدری دلمند علی صاحب امیر ضلع بھکر کی صحت اللہ کے فضل سے بہتر ہے اور اب انہیں سرجیکل وارڈ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مکمل شفایابی سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم نعیم اکرم طاہر باجوہ صاحب مربی سلسلہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو ایک بیٹے کے بعد مورخہ 14 جون 2003ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام قانتہ طاہر عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم محمد اکرم صاحب باجوہ زعیم انصار اللہ حاصل پور کی پوتی اور مکرم اکبر علی صاحب کاہلوں مرحوم کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے اور خادم دین بنائے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب

بدھ	25-جون	زوال آفتاب	12-11
بدھ	25-جون	غروب آفتاب	7-20
جمعرات	26-جون	طلوع فجر	3-21
جمعرات	26-جون	طلوع آفتاب	5-02

بھارت سرحد پار دہشت گردی کا نعرہ بند کرے

دفتر خارجہ کے ترجمان مسعود خان نے کہا ہے کہ بھارت کو سرحد پار کی دہشت گردی کا نعرہ بند اور مسائل کے حل کیلئے مذاکرات کی میز پر آنا چاہئے۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے پر غور نہیں ہو رہا جب وقت آیا مسلم اور عرب ممالک اور پاکستانی عوام سے مشورہ کریں گے تاہم یہ وقت آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے بعد آئے گا۔ جوہری پروگرام کو رول بیک کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بش مشرف ملاقات میں پاک بھارت اقدامات پر غور ہوگا۔ پاک بھارت وزرائے اعظم کی جولائی میں ملاقات کی خبر درست نہیں ہے۔ کشمیریوں کو شامل کئے بغیر مسئلے کا کوئی حل ممکن نہیں ہے۔

پاکستانی اقدامات ناکافی ہیں بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ دراندازی روکنے کیلئے پاکستانی اقدامات ناکافی ہیں۔ انہوں نے بیجنگ میں چین کے وزیر اعظم ون ژیا باؤ کے ساتھ سرحدی تنازعے سمیت علاقائی اور باہمی معاملات پر تفصیل سے بات چیت کی۔ چینی وزیر اعظم نے بھارت کے پاکستان کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھانے کی تعریف کی۔ چینی وزیر اعظم نے زور دیا کہ پاکستان اور بھارت کشمیر سمیت تمام تنازعات مذاکرات سے حل کریں۔ بھارت نے چین کے ساتھ 9 سمجھوتوں پر دستخط کئے۔

قومی یکجہتی کا فروغ حکومت کی پالیسی کا محور ہے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ قومی یکجہتی کا فروغ مسلم لیگ (ق) کی حکومت کی پالیسی کا محور ہے انہوں نے کہا سندھ کا مسئلہ پنجاب کا مسئلہ ہے اور دونوں صوبوں کی قیادت پانی سمیت تمام ایشوز افہام و تفہیم کے ذریعے حل کرنے کا جذبہ رکھتی ہے۔

وردی میں سیاسی کردار ادا نہیں کیا جا سکتا

چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی جنرل محمد عزیز خان نے کہا ہے کہ سیاست جرم نہیں لیکن ہم نہیں چاہتے کہ کوئی سیاسی پلیٹ فارم استعمال کریں۔ ہمارے کندھوں پر سرحدوں کے دفاع کی ذمہ داری ہے۔ وردی میں سیاسی کردار ادا نہیں کیا جا سکتا۔ مسئلہ کشمیر حل ہونے کے بعد بھی بھارت ہمیں امن سے نہیں رہنے دے گا اس کا ایجنڈا صرف کشمیر نہیں ہے۔ وہ پڑوسی ممالک کو مفتوح سمجھتا اور ان پر تھانیداری قائم کرنا چاہتا ہے۔ ہماری صفوں میں اگر کمزوری نظر آئی تو وہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ جو قومیں وقت پر اپنا رول ادا نہیں کرتیں وہ غلام بن جایا کرتی ہیں۔ ہم امریکہ و یورپ کو خطرہ سمجھ رہے ہیں لیکن یہ گھبرانے کی بات نہیں بہت سے چیلنج ہیں ہمیں جرات سے مقابلہ کرنا ہوگا۔

پاک فوج اور قبائلیوں میں جھڑپ 3 ہلاک

مہمند ایجنسی کے سرحدی علاقے انارگی میں مقامی قبائل اور قانون نافذ کرنے والے ادارے کے اہلکاروں میں تصادم کے نتیجے میں 3۔افراد جاں بحق اور کئی زخمی ہو گئے۔ مہمند ایجنسی میں پاک افغان سرحد کی حفاظت کیلئے فوج اور پیرا ملٹری فورسز کی تعیناتی کے خلاف سرحدی علاقے انارگی میں خوگا خیل قبائل کئی روز سے سخت مزاحمت کر رہے تھے جھڑپ میں پیرا ملٹری فورسز کا نائیک اور 2 قبائلی ہلاک ہوئے۔

ہمیں اپنی اصلیت ہرگز نہیں بدلنی چاہئے

وزیر اعظم پاکستان میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ ہمیں اپنی اصلیت ہرگز نہیں بدلنی چاہئے۔ پڑوسی کو دیکھ کر مصنوعی سٹینڈرڈ اپنانے سے انسان بھٹک جاتا ہے۔

صدر مشرف کا دورہ امریکہ صدر جنرل مشرف نے امریکہ کے 6 روزہ سرکاری دورے کا آغاز کیمپ ڈیوڈ میں امریکی صدر بش سے ملاقات سے کیا۔ پاکستان کے کسی بھی حکمران کا یہ طویل ترین سرکاری دورہ ہے صدر مشرف 20 جون کو امریکی شہر بوسٹن پہنچے تھے جہاں 4 روز تک انہوں نے اپنے بیٹے کے ساتھ نجی طور پر قیام کیا۔

اسرائیلی نیشنل سیکیورٹی کونسل کا سربراہ مستعفی

اسرائیلی نیشنل سیکورٹی کے سربراہ وزیر اعظم ایرل شیرون کے ساتھ اختلافات کے باعث مستعفی ہو گئے ہیں۔ نیشنل سیکورٹی کے سربراہ اسرائیلی وزیر اعظم کے قریبی ساتھی سمجھے جاتے تھے۔ امن روڈ میپ پر انہیں ایرل شیرون سے اختلاف تھا۔

ایران پر حملہ کر سکتے ہیں امریکی سینیٹر سام براؤن نے کہا ہے کہ ایران کے خلاف فوجی کارروائی خارج از امکان نہیں کیونکہ ایران تباہی پھیلانے والے ہتھیار تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ دنیا کو اس کا پتہ نہ چلے۔ تہران کیلئے ہمارا پہلا آپشن وہاں جمہوریت پسندوں کی حمایت کرنا ہے۔ حتمی آپریشن میں فوجی کارروائی ہو سکتی ہے۔ جمہوریت پسندوں کی حمایت کی پالیسی کی وجہ سے فوری حملہ نہیں کر سکتے۔

عراق میں مہلک ہتھیاروں کی تلاش اقوام متحدہ کے ایٹمی ادارے کے سربراہ محمد البرادی نے ایران سے کہا ہے کہ وہ اپنے ایٹمی پروگرام کے مسئلے پر ہمارے ساتھ تعاون کرے۔ ایران کے ایٹمی پروگرام کے متعلق چند مسائل ایسے ہیں جن کی تصدیق کی جانی ضروری ہے۔ امید ہے ایران تعاون کرے گا۔

بی بی سی کے صحافیوں کو گوانتا سے نکال دیا گیا امریکی فوجی حکام نے بی بی سی کو گوانتا موبے کیمپ ڈیلٹا کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی مگر جب ایک قیدی نے صحافیوں سے بات کرنے کی کوشش کی تو صحافیوں کو وہاں سے نکال دیا گیا۔

پوپ نے معافی مانگ لی پوپ جان پال دوم نے بوسنیا میں رومن کیتھولک عیسائیوں کی جانب سے مسلمانوں کے قتل عام پر معافی مانگی ہے۔ وہ عیسائیوں کی جانب سے ماضی میں مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی زیادتیوں کے ازالے کیلئے بوسنیا کے دورے پر آئے ہوئے تھے۔ یہاں عیسائیوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خدا اس شہر پر رحم کرے۔

الجزائر میں مسلح افراد کا حملہ الجزائر میں مسلح افراد نے ایک گاؤں پر حملہ کر کے ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کو ہلاک کر دیا۔ فوج نے جوابی کارروائی کر کے 6 حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا۔

عراقی تیل کی آمد عراق میں امریکی انتظامیہ کے منتظم اعلیٰ پال بریمر نے کہا ہے کہ عراق کے تیل کی فروخت سے حاصل ہونے والے منافع میں سے کچھ رقم عراقی عوام میں تقسیم کی جائے گی۔

صدام ہلاک ہو چکے ہیں عراق میں اتحادی فوج کی قیادت کرنے والے امریکی جنرل ٹومی فرینکس نے کہا ہے کہ صدام ہلاک ہو چکے ہیں۔ عراق پر قبضہ برقرار رکھنے کیلئے 2 لاکھ فوجیوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

اسرائیلی سفارتخانہ بحرین کے ولی عہد نے ملک میں اسرائیلی سفارتخانہ کھولنے کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ولی عہد بحرین کے ساتھ مستقبل میں بھی ملاقاتیں جاری رہیں گی۔

ٹرین کے حادثہ میں 30 ہلاک بھارتی ریاست مہاراشٹر میں مٹی کا تودہ سرک کر ریل کی پٹڑی پر آ گیا جس کے سبب ریل گاڑی کے ڈبے پٹڑی سے اتر گئے جس کے نتیجہ میں 30۔افراد ہلاک اور 25 زخمی ہو گئے۔

بنگلہ دیش میں شدید بارشیں بنگلہ دیش میں شدید بارشوں کے باعث ساحلی علاقوں میں سینکڑوں گھر متاثر ہوئے ہیں۔ ڈھاکہ میں بارشوں کا سلسلہ جاری ہے۔ خلیج بنگال میں 3 کشتیاں لاپتہ ہو گئی ہے۔ 72 بنگلہ دیشی ملاحوں کی ہلاکت کا خدشہ ہے۔ 5۔افراد اور لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔

سارس سے مزید ہلاکتیں کینیڈا میں سارس نے مزید 2۔افراد کی جان لے لی ہے۔

باغیوں کے خلاف آپریشن انڈونیشی فوج نے آچے میں باغیوں کے خلاف آپریشن ٹینکوں کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ آپریشن کی کامیابی کے بارے میں فوجی حکام شکوک کا اظہار کر رہے ہیں۔

Colic Remedy
شدید پیٹ اور گردہ کی درد مخصوص ایام اور اپنڈکس کی درد
بفضل خدا بے حد مفید قیمت =/10 اور =/15 روپے (تھوک میں رعایت)
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون: 213698

اعلان داخلہ سال اول
F.A/F.Sc /I.C.S /G.Sc
فارم داخلہ و پراسپکٹس کالج دفتر سے حاصل کریں
Registered & Recognized
پرنسپل نیشنل انٹر کالج
فون: 04524-211787

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون- 214750
★ اقصیٰ روڈ فون- 212515.
SHARIF JEWELLERS

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

ELLERY THAT STANDS OUT.
h, Innovative, Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174